الٰہی بخش جاراللہ

ایک مثالی آئین کی خصوصیات

آئین ، قوانین کا ایک ایسا ڈھانچا ہے جو یہ متعین کرتا ہے کہ نظامِ حکومت کیسے چلایا جائے ۔ اس میں ملک کی انتظامیہ ، عدلیہ اور مقننّہ کے حدود و اختیارت ، مالیات اور ملازمتوں کے قوانین اور انتخابات کے طریقہائے کار شامل ہوتے ہیں ۔ یہ ہے آئین کی ایک عمومی تعریف ہے ۔

مثالی آئین کی خصوصیات پر کچھ کہنے سے پہلے ایک تمہیدی گزارش پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ :

جس طرح ہر قوم اور ریاست کے بقاء و استحکام کے لیے آئین کا وجود ناگزیر ہوتا ہے ، بعینہ یہ بھی ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ ہر ملک و ملت کے آئین کو وہاں کے لوگوں کے خاص مزاج ، بنیادی نظریات و عقائد ، انفرادی جذبات اور تقاضوں سے ہم آہنگ اور ان کا آئینہ دار ہونا چاہیے ۔ اور چونکہ ہر قوم و ملت اپنے احوال و ظروف ، مذہبی و لا مذہبی اعمال و افعال اور نظریات و معتقدات میں مختلف واقع ہوئی ہے اس لیے لازمی طور پر ہر ملک کا آئین جزوی حد تک دیگر دساتیر سے ایک امتیاز کا حامل ہوتا ہے ۔ لیکن اپنے عنوان کے پیشِ نظر مجھے کسی خاص آئین سے نہیں بلکہ مثالی آئین کی خصوصیات و امتیازات سے بحث کرنا ہوگی ۔ اندازِ بیان کیسا بھی ہو ، بہر کیف میری گزارشات کی بسط و کشاد میں یہ بات ضرور ملحوظ ہوگی ۔

جن مراحل سے گزر کر ہماری قوم نے آئین پایا ہے ، ان حالات نے اس کے ہر فرد کو آئین کے متعلق کچھ اس قدر باشعور بنا دیا ہے کہ اب وہ نہ صرف آئین کے بنیادی مقاصد اور اس کے اہم اداروں سے واقف ہو گیا ہے بلکہ اس کو ان ادارات کی نوعیت اور ان کے حدود و

اختیارات کا بھی ایک مثبت اور اجمالی تصور حاصل ہے - ایک عام فہم اور مشہور مثال لیجیے ؛ آج کون نہیں جانتا کہ آئین میں عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ اور مستقل وجود ملنا چاہیے - گویا ہمارے شہری کو ، جو یہ تصور رکھتا ہے ، یقیناً عدلیہ اور انتظامیہ کی نوعیت ، ان کے فرائض اور ان فرائض کی سرانجام دہی میں در پیش مشکلات کا بخوبی علم ہے - اس کو یہ بھی معلوم ہے کہ یہ دونوں ادارے ایک دوسرے پر کس حد تک اثر انداز ہو سکتے ہیں اور ملک و ملت پر اس کے کیا خوش گوار یا ناخوش گوار اثرات مرتب ہو سکتے ہیں -

آج کون ہے جو آزادیِ تقریر و تحریر کی باتیں نہیں کرتا یا کون ہے جسے ایک عام شہری کے بنیادی حقوق کے تحفظ کی فکر لاحق نہیں ، یا وہ آزادیِ رائے اور آزادیِ حرفت کو دل سے عزیز نہیں جانتا ، یا وہ آزادیٔ اجتماع اور آزادی جماعت بندی کا خوگر نہیں؟ یا کون ہے جو پارلیمانی اور صدارتی نظام کی خوبیوں اور خامیوں سے بحث نہیں کرتا ؟ یا وہ انتخابات کے مختلف طرق کار کے محاسن اور قبائح بیان نہیں کرتا ؟ ملک کے مالیاتی استحکام ، معاشی ترقی اور معاشرتی فلاح و بہبود کی کون ہے جو رات دن تمنا نہیں کرتا ؟ یہی تو مثالی آئین کی خصوصیات ہیں اور ایک مثالی آئین انھی مقاصد ہی کا تو ضامن ہوتا ہے -

تاہم ان کے علاوہ کچھ ایسی خصوصیات بھی ہیں جن کی طرف عام شہری کی توجہ مبذول نہیں ہوتی- لیکن ایک مثالی اور جمہوری آئین میں ان خصوصیات کا ہونا بھی ضروری ہے - ان میں سے چند اختصار کے ساتھ درجِ ذیل ہیں :

آئین کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ وہ ارتقائی ہو - ارتقائی اپنے وجود کے اعتبار سے نہیں بلکہ اپنے ثبات و دوام کے اعتبار سے ہو - آئین کے ارتقائی ہونے سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ اس ملک کے لوگوں کے فطری میلانات ، سیاسی رجحانات اور ترقی پذیر معاشی و معاشرتی حالات و کوائف کا ساتھ دے سکے - اس کو اس قدر دور اندیشی سے ترتیب دیا گیا ہو کہ

آنے والے حالات کے تحت کوئی ترمیم یا اضافہ اس کے بنیادی ڈھانچے کو غیر یکساں نہ بنا دے ۔ اس کو ایک ایسے جامع منصوبے کے ساتھ تعمیر کیا گیا ہو کہ وہ قوم کی ہزاروں سال کی زندگی کا ساتھ ”یکساں اور مثالِ زمانہ گوناں گوں“ انداز سے دے سکے ۔

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ وہ اس ملک کے لوگوں کی روایات ، اور طبعی رجحانات کے عین مطابق ہو تاکہ عوام کے دلوں میں اس کی قدر و منزلت ہو سکے اور وہ اس نوشتۂ قومی کو عقیدت اور عزت کی نگاہ سے دیکھیں ۔ اسے ملک میں صرف قانونی دستاویز کی حیثیت ہی نہیں ، تقدس اور اجلال بھی حاصل ہو ۔ یہی وہ حقیقت ہے جو قوم کے ہر شہری کو قانون کا احترام کرنے پر آمادہ کرتی ہے اور ان میں ایسے جذبات کو اجاگر کرتی ہے کہ ان کی روح قانون شکنی کے تصور سے بھی کانپ اٹھے ۔

تیسری خصوصیت آئین کا لچکدار ہونا ہے تاکہ قانون ساز ادارے اور مقننہ اس کو قومی ضرورت اور وقتی مصلحت کے تحت آسانی سے بدل سکیں ۔ اگرچہ ہر آئین میں اس کی ترمیم کے لیے کچھ نہ کچھ طریق کار موجود ہوتا ہے جو خاص نوعیت کا حامل اور خاص مقاصد کا آئینہ دار ہوتا ہے ، تاہم بعض آئین زیادہ عمدہ انداز سے اس خصوصیت کے مالک ہوتے ہیں ۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ملک سخت قسم کے انقلابات اور سنگین قسم کے بحران سے محفوظ رہتا ہے ۔

چوتھی اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ ایک مثالی آئین کو یک جہتی ہونا چاہیے ۔ یعنی قومی سطح پر قانون سازی کے بنیادی اختیارات بالآخر مرکزی مقننہ کو تفویض ہوں ۔ اس موقع پر میں نے یک جہتی کے الفاظ کو ایک خاص مصلحت کے تحت ”وفاق“ کے مقابل نہیں بلکہ وفاق آئین کی توصیف و تشریح کے طور پر استعمال کیا ہے ۔ مقصد یہ ہے کہ مرکز اور وحدتوں میں اختیارات کی تقسیم اس انداز سے ہو کہ صوبوں کو مناسب آزادی حاصل ہو اور مرکز بھی ایک باعزت اور پر وقار حیثیت رکھتا ہو ، تاکہ صوبائی امتیازات کے باوجود قومی وحدت ہر طرح مستحکم رہے ۔

آخری خصوصیت یہ ہے کہ بہترین آئین ایسا ہوتا ہے جس میں قانون ساز ادارے کی حیثیت اور پارلیمنٹ کی بالا دستی کو ہر طرح تسلیم کیا گیا ہو اور اس کو قانون سازی کے مکمل اختیارات حاصل ہوں -

ایک مثالی آئین میں سیاسی پارٹیوں کے کام کے لیے بھی مناسب طریق کار وضع کیا جانا چاہیے تا کہ ملک کی دیگر سیاسی پارٹیاں بر سر اقتدار پارٹی کے ساتھ مل کر اس طرح کام کریں جیسے وہ ایک تنے کی دو شاخیں ہیں - جو باہم مختلف ہونے کے باوجود متحد ہیں ، جو ایک دوسرے سے جدا رہ کر بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ، جو قومی وحدت کے تقاضوں سے سرشار ہیں ، جو قومی فلاح و بہبود کے لیے ایک نقطے سے مختلف راستوں پر بٹ جائیں اور پھر اسی ایک نقطے پر جمع ہو جائیں -

ہماری خوشی کی انتہا نہیں کہ ہماری سیاسی پارٹیوں نے بھی اس وقت اس قسم کے جذبات کا مظاہرہ کیا ہے - اگرچہ اس کامیابی کا سہرا ہمارے عظیم صدر کی ولولہ انگیز قیادت کے سر ہے ، تاہم ہمارے سیاسی زعماء کا انداز ان کے خلوص کا واضح ثبوت ہے - خدا کرے وہ قومی مسائل میں اسی وحدت فکر اور خلوص کا مظاہرہ کرتے رہیں - نیز ان معنوں میں ہمارا آئین بھی مثالی آئین کہلانے کا مستحق ہے کیونکہ ہمارے صدر مملکت نے اپنے ارشادات کے دوران آئین کی خصوصیات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ”یہ وفاقی ، جمہوری ، اسلامی اور پارلیمانی نوعیت کا ہوگا -“

ذیل میں ہم اختصار کے ساتھ چند ایسی خصوصیات کا ذکر کرتے ہیں جو سامعین کے لیے اس بات کا ثبوت ہوں گی کہ واقعی ہمارا آئین دنیا کے آئینوں میں مثالی خصوصیات کا حامل ہے :

(۱) یہ آئین جمہوری ہے کیونکہ اس کو قوم کے منتخب نمائندوں نے اتفاق رائے سے تشکیل دیا ہے - صدر مملکت نے ایک موقع پر جشن آئین کے سلسلے میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا :

”میں نے قوم کو آئین دیا ہے ، یہ بات بالکل غلط ہے - میں نے قوم کو آئین نہیں دیا - نہ میں نے کبھی یہ

کہا کہ میں قوم کو آئین دوں گا ۔ نہ میری یہ کوشش رہی کہ ملک کو ایک فرد کا بنایا ہوا آئین ملے ۔ میں نے اپنی مختصر جد و جہد میں ہمیشہ یہی کہا کہ کسی شخص واحد کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ملک کو آئین دے ۔ انتخابات کے بعد یہ آپ کی اسمبلی تھی اور یہ آپ کے نمائندے تھے جنھوں نے جمہوری اصولوں کے مطابق آئین بنایا اور میں اس اسمبلی میں دوسرے ارکان کی طرح ایک رکن تھا ۔ میں نے کوشش کی کہ قوم کو ایسا آئین ملے جو جمہوری ، وفاق ، پارلیمانی ، اور اسلامی ہو ۔ مجھے خوشی ہے کہ میں اپنی کوششوں میں کامیاب ہوگیا ہوں ۔''

(۲) آئین کے تحت ایک وفاق پارلیمانی نظام کو بروئےکار لانے کی صورت پیدا کی گئی ہے ۔ جس میں صدر کی حیثیت آئینی سربراہ کی ہوگی اور وزیر اعظم انتظامیہ کا سربراہ ہوگا جسے قومی اسمبلی منتخب کرے گی ۔

(۳) آئین میں بنیادی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے اور انھیں قابلِ سماعتِ عدالت قرار دیا گیا ہے ۔

(۴) وفاق اور صوبوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم کچھ اس قدر معقول اور متوازن اصولوں پر کی گئی ہے کہ آئین کی منظوری کے آخری مرحلے تک کسی اپوزیشن لیڈر کو بھی اس میں ترمیم کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی ۔ اس کا اظہار خود صدر مملکت نے بھی اپنی اسمبلی کی تقریر میں فرمایا ۔

(۵) اس آئین کے تحت پہلی مرتبہ اسلام کو مملکت کا مذہب قرار دیا گیا ہے ۔ صدر اور وزیر اعظم دونوں کے لیے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے ۔

صدر مملکت ، تمام سربراہان ایوان اور دونوں ایوانوں

کے جملہ ممبران پر لازم کیا گیا ہے کہ وہ اپنے عہدے کا حلف اٹھاتے وقت یہ بھی اعلان کریں گے کہ وہ نظریہ پاکستان کی حفاظت کے لیے کوشاں رہیں گے جس کی بنیاد پر پاکستان قائم ہؤا تھا - اس بات کا واشگاف الفاظ میں اعلان کیا گیا ہے کہ قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا اور تمام قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالا جائے گا - یہ ایسی دفعات ہیں جو عوام کے مذہبی احساسات کے عین مطابق ہیں -

(٦) آئین کو اختیارات کے کسی ایک ادارے یا فرد پر ارتکاز سے محفوظ رکھا گیا ہے اور جمہوری اصولوں کا یہی تقاضا ہے ، تاکہ بر سراقتدار کوئی فرد یا ادارہ اپنے بے پناہ اثر و رسوخ کا ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے - اس سے جہاں عوام میں یہ احساس اجاگر ہوگا کہ وہ آمریت سے آزاد ہیں ، وہاں ملک میں جمہوری قدروں کو پنپنے اور پھلنے پھولنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے -

ان دلائل سے یہ واضح ہو گیا کہ ہمارے آئین میں وہ تمام خصوصیات بدرجۂ اتم موجود ہیں جو اہلِ علم و دانش کے نزدیک ایک معقول اور معتبر آئین میں ہؤا کرتی ہیں -

آخر میں ہم اللہ جل شانہ کا شکر بجا لاتے ہیں کہ اس نے ہمیں آئین جیسی نعمت سے سر فراز فرمایا -

ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

☆ ☆ ☆